سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۳ء)

رجسٹرڈ و نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے
پادری غلام مسیح صاحب
میو منزل وارث روڈ۔ لاہور
(ایڈیٹرز)

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب
ایم اے ایمپرس روڈ۔ لاہور مینیجر

جملہ خط و کتابت وزر [redacted] بنام مینیجر صاحب ہونا چاہئے اور مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹرز ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۵۲ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے، ۷ مارچ ۱۹۲۴ء | نمبر ۱۰

غزل

از قلم منت گکھڑاچوی

مقدس بائبل دنیا میں پھیلانیکے قابل ہے — اشاعت میں شمار لاتعدا پانے کے قابل ہے
پُرانے اور نئے دو عہدناموں میں یہ نسبت ہے — وہ سر آنکھوں پہ اور یہ دل میں ٹھہرانیکے قابل ہے
متی و مرقس و لوقا و یوحنا کی اناجیل — مسیحی زندگی ہر ایک دلوانے کے قابل ہے
رسولوں نے کئے تھے کام کیا روح القدس پاکر — یہ اعمال الرسل میں سب کھل جانیکے قابل ہے
مقدس پال کا پطرس کا یعقوب اور یوحنا کا — سنہلے پانی سے ہر خط لکھے جانے کے قابل ہے
محرر جیسے تھے جیسے ان دونوں نوشتوں کے — وہی سمجھا بھی سکتا ہے جو سمجھانے کے قابل ہے
جو رکھتا ہے یہ نعمت خانہ مجھو کام نہیں سکتا — خوراک اس میں وہ ہے موجود جو کھانیکے قابل ہے
کلام اللہ کا سرسبز ہے اور تا ابد قائم۔ — گل خورشید تک گلشن میں مرجھانیکے قابل ہے
کسوٹی ہے یہی اس پر پرکھ لیتے ہیں ہم کس کر — فلاں مرد خدا خدمت بجا لانے کے قابل ہے
مجھے یہ نور دیتی ہے میں روشن اس سے ہوتا ہوں — میں ایسی شمع کے وہ مجھ سے پروانیکے قابل ہے
تہ ہر لفظ پنہاں ہیں ہزاروں ہی نکات ایسے — ملینگے تجھ کو اتنے جتنے ترپانے کے قابل ہے
نجات اس سے گو ایسے پڑھنے والے پا نہیں سکتے — مگر منجی کے پاس انکو وہ پہنچانیکے قابل ہے
بچھائے صف کی صف جو دشمنوں کی وار سے اپنے — یہی اک [illegible] تلوار لٹکانے کے قابل ہے
اُلٹ دیتا ہے جاہل ہے پیام اس کے معانی کو — ہلاکت میں جو ایسا شخص پڑ جانیکے قابل ہے
قیامت تک جو ہونیوالا ہے آئندہ لے منت — وہ یوحنا کے رویا میں سب آجانیکے قابل ہے

موسم بہار کی آمد

از قلم برق۔

ہٹ گیا دور خزاں اور آگئی فصل بہار — بڑھ چلا شاخوں پہ دیکھو خوب جوبن کا نکھار
دیکھ کر سوسن کو سبزوں نے بنایا حسن کو — پتی پتی کر رہی ہے کس نزاکت کا سنگار
رنگ تو لائے درختوں پر شگوفے جابجا — غور سے دیکھو مگر تم پر کھلیں نکتے ہزار
ہر گل و غنچہ میں خوشبو کا بنا عالم عجیب — گرد جس کے سامنے دیکھو ہوا مشک تتار
دشت و صحرا و چمن سرسبز ہیں با لالہ زار — خوب قدرت نے بچھایا فرش سبزہ زرنگار
آڑو اور بادام کے پھولوں پہ کرنا تم نظر — روئی کے گالوں نے خود کو کر لیا ان پر نثار

برق یہ موسم بہت اچھا ہے باہر جا کے دیکھ
بیٹھے بیٹھے گھر میں لکھے۔ خاک شعر خوشگوار

غزل

از قلم فرشتہ۔ فیض آبادی

ہے گرم دو عالم میں بازار مسیح کا — کونین میں چلتا ہے دینار مسیح کا
ابن خدا کو تم اور دیکھ لو بے پردہ — دشوار ہے اے موسیٰ دیدار مسیح کا
اللہ کی بے مرضی کب بات کسی سے کی — اقرار خدا نکلا اقرار مسیح کا
جس نے کہ نہیں جانا اللہ کو پہچانا — دیدار خدا کا ہے دیدار مسیح کا۔

تفرقہ ہے مستانہ ہے ہاتھ میں پیمانہ
یہ فرشتہ ہے دیوانہ سرشار مسیح کا

میری کی بہادری

اکثر لڑکیاں شادی کرنے میں بے پروائی کرتی ہیں۔ جس کے سبب انکو زندگی بھر پچھتانا پڑتا ہے لیکن اس حالت میں استقلال صبر اور اس قوت کی ضرورت ہے جو خاص عورت کی ذات کا خاصہ ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنی ان طاقتوں کو سمجھے۔

شہر مانچسٹر میں میری نامے ایک لڑکی نے جو جوان خوبصورت نیک اور پرہیزگار تھی۔ جان نامے ایک جوان سے جو شرابی تھا شادی کا انتظام کیا۔ جوان کے ساتھ میری کی محبت ہو گئی تھی۔ اُس کی سہیلیوں نے ماں باپ نے اُس کو منع کیا کہ اس جوان سے شادی نہ کرے۔ کیونکہ وہ شرابی ہے۔ مگر میری نے نہ مانا اور شادی کرلی۔ میری نے جان سے یہ وعدہ لیا کہ شادی کے دن سے ایک پاؤ بھر شراب روزانہ ۔۔۔ تم سے لیا کرونگی۔ جان نے منظور کیا۔ ہر روز اس کو چھ پنس شراب کی قیمت دیتا رہا میری نے کبھی اُسے شراب پینے سے منع نہ کیا۔ جان حسب دستور شراب پیتا رہا۔ برس چھ مہینے گذر گئے۔ میری کا دن جب بچہ ڈے (جنم دن) آیا تو اس نے جان سے کہا کہ کل میرا برتھ ڈے ہے میں نے خوشی میں جلسہ کرنا ہے اور ماں کے پاس بھی جانا ہے اُسے کچھ تحفہ دینا ہے۔ جان لگا بغلیں جھانکنے۔ اس کے پاس کیا تھا۔ وہ شراب میں سب خرچ کر چھوڑتا تھا۔ کہنے لگا جان کی جان میری میں بہت شرمندہ ہوں۔ اس وقت تو میرے پاس کچھ نہیں۔ اگر ہفتہ ٹھہر جاؤ تو مزدوری ملیگی۔ اُس میں سے اپنی خوشی پوری کر لینا۔ میری نے جب جان کو ایسی مایوسی اور ندامت کی حالت میں دیکھا تو کہا کہ مت گبھراؤ۔ میں سب انتظام کر لونگی۔ صرف تم کو اطلاع دی تھی۔ جان نے کہا کہ تمہارے پاس اتنا خرچ ہے اُس نے کہا ہاں اور اندر جاکر تھیلی اُٹھا لائی۔ کہا کہ یہ پاؤ بھر شراب ہے جو تم روز مجھے دیتے رہے۔ جان دیکھکر حیران رہ گیا کہ صرف چھ پنس روز جمع کرنے سے کس قدر رقم جمع ہو گئی۔ جنم دن بڑی شان سے منایا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسی دن سے جان نے شراب چھوڑ دی۔ اور پرہیزگار بن گیا۔ پھر زندگی بھر شراب کے نزدیک نہ گیا اور وہ جو پہلے صرف کپڑا چھاپے کا مزدور تھا آخر کو ایک بڑے کارخانے کا مالک ہو گیا۔ یہ صرف میری کی ہمت استقلال صبر کفایت شعاری اور پرہیزگاری سے ہوا۔ کیا ہماری عزیز بیٹیاں اپنے عزیز خاوندوں کو اس طرح راہ راست پر نہیں لاسکتیں۔ یقیناً حوا کی بیٹیوں میں بڑی قوت ہے۔ وہ باغ سے نکلوا بھی سکتی ہیں اور فردوس میں داخل بھی کروا سکتی ہیں +

تمہارا ابا بارلدو

قصور میں بشارتی کام

یہ قصبہ لاہور کی ایک تحصیل ہے اور اس ریلوے لائن پر واقع ہے جو براہ بھٹنڈہ سیدھی دہلی کو جاتی ہے اور لاہور سے قریباً ۳۴ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں قریباً چونتیس پینتیس ہزار کی آبادی ہے۔ جس میں مسلمان زیادہ ہیں۔ ہندو آبادی غالباً چار پانچ ہزار ہوگی۔ مسلمان اکثر تجارت پیشہ لوگ ہیں۔ خصوصاً خوجہ ذات کے مسلمان جو اپنے روزمرہ کے کام میں منہمک رہتے ہیں۔ پٹھان قوم کے مسلمان بھی تھوڑی سی تعداد میں یہاں رہتے ہیں عموماً سنی فرقے کے لوگ ہیں۔ شیعہ بہت ہی تھوڑے ہیں اور ایسے ہی قادیانی پارٹی کے مرزائی بھی قلیل تعداد میں ہیں۔ مرزائی فرقہ کے مسلمانوں کو بھی جو ان کے کسی نہ کسی اثر میں ہیں دینی بات چیت کا بہت شوق ہے دیگر لوگوں کو بہت ہی کم۔

مشن کا کام یہاں مدت سے جاری ہے جس کا اثر سے دیر ہوئی کہ چند آدمی یہاں سے باہر دیگر شہروں میں جاکر مسیحی ہو گئے۔ کسی وقت یہاں شہر میں بازاری منادی بڑے زور شور سے ہوا کرتی تھی۔ مگر کچھ عرصہ سے بند تھی۔ یہاں مشن کے ملازمین نے بالخصوص واعظین نے ۱۹۲۲ء میں بالاتفاق اپنی اپنی آمدنی کا دسواں حصہ دینا منظور کر لیا اور ہر ماہ دیتے رہے اور اب تک دے رہے ہیں۔ اس طرح کچھ روپیہ جمع ہو گیا۔ آخر کار یہ قرار پایا کہ یہاں شہر میں بشارتی کام کھولا جائے اور کوئی لائق آدمی اس شہر میں اس مقصد سے رکھا جائے مگر جو بھی سستا اور جو بھی تجربہ کار ہیں کیا تھا۔ اس غرض کو دل میں رکھکر خداوند کے اس وعدہ کے مطابق کہ جو کچھ دعا میں تم باپ سے میرے نام سے مانگو گے وہی تمہارے لئے ہو جائیگا۔ خاندانوں میں گرجے میں یکدل سے دعائیں ہونے لگیں کہ یا خدا اس کام کے لئے کوئی خادم اپنا حسب دلخواہ بھیج دے۔ بہت عرصہ دعا کرنے کو نہ گذرا تھا کہ کلیسیا نے روح کی ہدایت پاکر جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں متفق الرائے ہو کر مجھ نالائق کو اس خدمت کے لئے بلایا میرا آنا بھی یہاں صرف دعا ہی کے ذریعہ سے اور اس کے جواب میں ہوا۔ ورنہ میں یہاں آنے سے پیشتر یہاں کے کسی مسیحی جانی سے آشنا نہ تھا اور نہ ہی مجھ کو اس جگہ کا خیال تھا۔ صرف یہ دعا کیا کرتا تھا کہ اے خداوند اگر تو نے مجھ سے اپنی کچھ خدمت لینی ہے تو جہاں چاہے بھیج میں حاضر ہوں۔ میں مشن کا پنشن خوار بھی ہوں۔ دیگر ذریعہ میری اوقات بسری کے لئے کافی تھے۔ اور اب بھی ہیں۔ مگر صرف خداوند کی خدمت کی آرزو تھی۔ شاید وہ مجھے اپنی کوئی خدمت بخشنا چاہے۔ یہاں کے کام کے اجرا کا سبب ہی جانبین کی متحدہ دعا ہے۔ ہر بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی بات کے لئے خواہ وہ دنیاوی ہو خواہ روحانی۔ خدا سے دعا کرنے کی عام عادت اسی کلیسیا میں خصوصیت کے ساتھ پائی گئی۔ گو اور کلیسیائیں بھی اس عادت سے خالی نہیں گذشتہ سال سے یہ کام منادوں کے سلسلہ (دیکھیو صفحہ ۱۱)



نورافشاں

مطبوعہ ۔ ۷ مارچ ۱۹۲۴ء

شذرات

یسوع مسیح کی شخصیت ہمیشہ سے کلیسیا کی بنیاد چلی آئی ہے ۔ کلیسیا اور اُس کے خاندان اور افراد ہمیشہ سے غلطیوں میں مبتلا ہونے کے خطرے میں رہے ہیں غیر مسیحی رسم ورواج اس میں ہمیشہ سے ان لوگوں کے ساتھ کلیسیا میں داخل ہونے کی راہ پاتے آئے ہیں جو غیر مسیحی اقوام سے فی زمانہ مسیحی ہو کر کلیسیا میں داخل ہوتے رہے ہیں یہی غیر مسیحی رسم ورواج فی زمانہ کلیسیا کی پاکیزگی کو نقصان پہنچاتے آئے ہیں ۔ ہمارے زمانہ میں جو کلیسیائی جدائیاں اور تفرقے ہیں اُن میں ضرور غیر مسیحیت کی بڑی نمایش پائی جاتی ہے ۔ کلیسیا کی اس بگڑی ہوئی حالت کو سدھارنے کا ذریعہ صرف یسوع مسیح کی شخصیت ہے ۔ کلیسیا کے خادموں اور فرزندوں کا عظیم الشان فرض یہ ہے کہ وہ یسوع مسیح کی شخصیت وحضوری کو کلیسیا ظاہر کرتی دیکھیں تو مسیح کی کلیسیا سمجھیں ورنہ اس میں اس کی حضوری و شخصیت کو پیدا کریں ۔ یسوع مسیح سے خالی کوئی شخص و خاندان و جماعت مسیحی نہیں ہو سکتی ۔ یسوع مسیح ہر ایک مسیحی کی زندگی ہے ۔

ہمارے گھر جو زمین پر ہیں ہمارے لئے زیادہ دلکش اور خوشی کا باعث ہیں ۔ خصوصاً والدین کی خوشی بچوں کی محبت میں اور اُن کی پرورش اور بہتری کے کام میں بچوں کو بھی عجیب وغریب شادمانی کے دن دکھاتی رہی ہے وہ محبت وخوشی بچوں کے دلوں کو اُبھارتی رہتی ہے کہ وہ اپنے آسمانی باپ کی بابت زیادہ جاننے کی کوشش کریں جس کے دل میں اور کلام وکلام میں اپنے فرزندوں کے لئے کمال محبت وخوشی پائی جاتی ہے ۔ جس کا ذکر خداوند کی دعا میں آیا ہے کہ اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے وغیرہ ۔

روح ذہن سے افضل ہے ۔ اس لئے ذہنی تربیت کی نسبت روحانی تربیت کی زیادہ ضرورت ہے ۔ صرف علمی ترقی بجائے خود انسان کو بہتر نہیں بنا سکتی ۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ بعض اعلیٰ درجہ کے عالم جو ذہنی طور سے بہت کچھ جانتے تھے ۔ خدا کی نظر میں نامقبول ٹھہرے ہیں ۔ خدا کسی آدمی کی ذہانت کے اندازہ سے قدر ومنزلت ہی نہیں کرتا آیا ۔ بلکہ وہ آدمی کی قدر ومنزلت اس کی صحت بدنی اور مفید مشغولیت اور اس کی روح کی عمدگی کے اندازہ کے موافق کرتا آیا ہے ۔ پھر انسان کو کیوں اپنی ارواح کی ترقی کی فکر نہیں ہے ؟

روحانیت کی پوشیدہ نعمتیں ہمیشہ ذہنی اور اعلیٰ لیاقتوں کے دلوں پر ظاہر نہیں ہوئیں یسوع مسیح شکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ " اے باپ آسمان و زمین کے خداوند میں تیری حمد کرتا ہوں کہ تو نے یہ باتیں داناؤں اور عقلمندوں سے چھپائیں اور بچوں پر ظاہر کیں " تمام لوگ پڑھائے نہیں جا سکتے ۔ مگر حلیم بن سکتے ہیں ۔ اسی طرح ہم آسمان کی بادشاہت میں داخل ہو سکتے ہیں ۔

آزادی لاریب نہایت عظیم الشان نعمت ہے لیکن آدمی سچائی کے حاصل کرنے سے آزاد ہو سکتا ہے یسوع مسیح فرماتا ہے کہ سچائی کو جانوگے اور سچائی تم کو آزاد کریگی ۔ جب تک ہندوستان کے لوگ سچائی کو نہیں جانتے تب تک ہندوستانیوں کا آزادی کو حاصل کرنا محال ہے

انسانی روح کی قدر ومنزلت کو سب سے پہلے یسوع مسیح نے ظاہر کیا ہے ۔ یہ ہر ایک مسیحی کا فرض ہے کہ وہ اس اعلیٰ اصول کو اپنے اعتقاد و عمل میں قائم رکھ سکے ۔ ہم کو چاہئے کہ انسانی مساوات کے اس حق کو کل بنی آدم کی مضبوطی و آزادی کے لئے یاد رکھیں یہ اصول جیسے مردوں کے لئے ہے ویسے ہی مستورات کے لئے کارآمد ہے ۔ اس بات کی ہندو مذہب میں بڑی کمی ہے ۔ اس مذہب میں اس اصول کی قدر ومنزلت پائی نہیں جاتی ۔ اس اصول کے متعلق ذیل کے سوالات پیدا ہوتے ہیں ۔ کہاں تک ہندوستانی مسیحی جماعت اور کلیسیا میں ذات پات کے خیالات پائے جاتے ہیں ؟ کیا کلیسیا میں ذات پات کا امتیاز پایا جاتا ہے ؟ مثلاً خاندانی غرور یا حیثیت ومرتبہ کا غرور ۔ ہم میں ایسے آدمی کی کیا توقیر ہے جبکہ ہم خود ایسے امتیاز کو اپنے انجام کے لئے مفید نہیں سمجھتے ۔ ہم ایسے آدمی کی قدر ومنزلت کی کیا بنیاد تصور کرتے ہیں ؟ کیا ہم اس امتیاز میں یسوع مسیح کی روح دیکھ سکتے ہیں ۔ کیا ہم اپنی مجالس میں ایسے اصولوں کی مشق کر سکتے ہیں جو یسوع مسیح نے مٹائے تھے ؟ ہم انسان کے ساتھ ہرگز ایسا سلوک نہیں کر سکتے جو اس کی ترقی میں سدراہ ہو ۔ جو اُس کی اعلیٰ فطرت اور اس کے اعلیٰ انجام کے تقاضوں کو روکے ۔ ہم اس کوشش میں مصروف ہوں کہ ہر ایک آدمی میں اعلیٰ لیاقتوں کی نشوونما دیکھیں ہر ایک آدمی کی مدد کریں کہ وہ اپنی قابلیتوں کو بڑھائے کیونکہ جو کوئی دوسروں کو غلام سمجھتا ہے خود غلام سمجھا جائیگا اور جو کوئی دوسروں سے بچوں کے سے سلوک کرتا ہے وہ خدا کا فرزند ہو جائیگا ۔

تحقیق الاسلام طبع ثانی کا حصہ اول طبع ہو چکا ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے مل سکتا ہے ۔ ہمارے ایک مسیحی دوست نے اس کتاب کی بابت اپنی طرف سے اشتہار شائع کر اکر تمام پنجاب کے مسلمانوں تک پہنچانے کی کوشش فرمائی ہے ۔ ایک معزز خادم الدین کی میم صاحبہ نے مبلغ پانچ روپیہ چندہ دیا ہے جس کی کتابیں پڑھنے والے مسلم . . . .

. . . . صاحبان کو مفت دی جائینگی۔ ہمارے ایک معزز دوست نے **تحقیق الاسلام** کی دو سو کاپیاں مسلمان دوستوں کو مفت تقسیم کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے اُن کی طرف سے مسلم صاحبان کے پاس کتابیں بھیجی جارہی ہیں۔ ہمارے دوسرے دوست اس کتاب کی اشاعت کے لئے کوشش فرمارہے ہیں۔ ہر ایک ناظر نور افشاں سے گذارش ہے کہ وہ اپنے شہر و علاقہ کے ایسے مسلم اصحاب کے ناموں کی فہرست بنا کر ہمارے پاس روانہ فرماوے جنکو دین حق کی تلاش ہے جو تحقیق الاسلام کو کم از کم ایک دفعہ پڑھ لے۔ ہم انشاءاللہ اپنی گنجایش کے موافق اُن کو کتاب مذکور مفت پہنچانے کی کوشش کرینگے ہم اپنے مسیحی دوستوں سے التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنے مسلم بھائیوں کو تحقیق الاسلام کا مفت انعام دینے میں ہماری مدد فرمائیں۔ کتاب کا تیسرا حصہ زیر طبع ہے۔ اگر ہم نے مسلمانوں تک اس کتاب کو پہنچا دیا تو ہم نے اہل اسلام تک حق کو پہنچا دیا۔ اس کا نتیجہ انشاءاللہ ضرور نیک نکلیگا۔

دعوتِ عمل

ہم چودھری غلام حیدر خانصاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مسیحی اہلِ قلم کی توجہ دعوتِ عمل کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ چودھری صاحب کا منشا دعوتِ عمل سے مسیحی اہلِ قلم کی ہمت افزائی کرنے اور مضمون نگاری کا مسیحیوں میں شوق پیدا کرنے کا ہے کہ جس کے ساتھ آپ نور افشاں میں زیادہ روشنی بھی پیدا کیا چاہتے ہیں چودھری صاحب نے مقابلے کے مضمون نگاروں کے لئے گو زندگی بھر نور افشانی میڈل دینے کا تہیہ کر لیا جیسا کہ دعوتِ عمل سے ظاہر ہے یہ آپ کی مہربانی اور کمال فیاضی ہے۔ مگر نور افشاں کی کمیٹی نے انعامی میڈلس کے لئے فی الحال ایک سال کی قید لگا دی ہے۔ حسب ضرورت کمیٹی ایک ایک سال کا اضافہ کرتی رہیگی۔ اس لئے ناظرین کرام "دعوتِ عمل" کے وعدوں کو ایک سال کے لئے محدود سمجھ کر مضمون نویسی کے میدان میں نکلیں۔

ہم نہایت ادب سے جناب خواجہ غلام احمد صاحب سیالکوٹی۔۔ جناب مولانا مولوی نصیر الدین صاحب نصیر کرنالوی اور جناب علامہ ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ صاحب لودھیانوی کی خدمت میں ملتمس ہیں کہ وہ آگے کو نور افشاں کو خصوصیت سے پڑھتے رہیں تاکہ وہ مضامین جو خاص توجہ کے لائق ہیں نظر سے رہیں۔

مسیحی اہلِ قلم کی آگاہی و ہدایت کے لئے بڑے بڑے مضامین کی سرخیاں ذیل میں دی جاتی ہیں پر مضمون نویس اصحاب انہیں کے پابند نہیں ہیں۔ اگر کوئی اور مضمون اچھا معلوم ہو تو اُس پر لکھ سکتے ہیں۔ مثلاً اخبارات۔ مسلمانوں کے عیسائیت پر حملوں کے جوابات۔ عیسائیت پر ہندوؤں کے حملوں کے جوابات۔ الہیات۔ دینیات لسانیات۔ حکمیات۔ ادبیات۔ اقتصادیات۔ تاریخ شذرات۔ تفسیر الکلام وغیرہ۔ مضامین ایسے ہیں جن پر ہمارے اہلِ قلم بہت آسانی سے لکھ سکتے ہیں۔ ایڈیٹر

"نور افشاں" کے کسی گذشتہ نمبر میں ہم نے "جواہر ریزے" کے عنوان سے یارانِ نکتہ چین کو صلائے خاص دی تھی۔ کہ یہ "اُٹھئے بس اب کہ لذتِ خواب سحر گئی"

جس کے جواب میں کوئی صاحب مسٹر آر۔ بی۔ این اپنے گرامی نامہ میں جس پر امرتسر ریلوے میل سروس کی مہر ہے لکھتے ہیں۔

"جناب چودہری صاحب یہ تو فرمائے۔ کہ اگر نور افشاں کی مضمون نگاری کریں تو کھائیں کہاں سے۔ فی زمانہ پیٹ کا سوال مضمون نگاری سے زیادہ اہم ہے۔ . . . . ."

اگرچہ بقول مسیح انسان روٹی ہی سے زندہ نہیں رہتا۔ اور ہمیں اپنی فکر نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ جس نے دیا تن کو وہی دیگا کفن کو۔ مگر پھر بھی ہمیں مسٹر موصوف سے پورا اتفاق ہے کہ زندگی کی جاں گسل کشمکش کے لئے فکرِ معاش کا سوال مقدم ہے اور عیسائیوں کی اقتصادی حالت فیشن کی اندھی تقلید کی وجہ سے مجروح ہو چکی ہے اور ہم مانتے ہیں کہ وہ زمانہ بے شک گذر گیا۔ جبکہ اخبارات مفت کے آئے ہوئے مضامین پر چلتے تھے۔ مگر اب ہر علمی نکتہ ایک قیمت رکھتا ہے۔

مگر جب ہمیں نور افشاں کی مالی حالت کا خیال آتا ہے تو شرم سے منہ ڈھانپنا پڑتا ہے اور عیسائیوں کے علمی مذاق پر آنسو بہانے پڑتے ہیں کہ چالیس لاکھ مسیحی ہندوستان میں بستے ہیں اور ان کے ایک اردو اخبار کی حالت افسوسناک ہے۔ اس لئے مسٹر آر۔ بی۔ این ہمیں معاف فرمائیں کہ موجودہ مشکل کا حل اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ نور افشاں کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کی جائے۔ چنانچہ ہم نے اپنے اسی مضمون کے اخیر پر دبی زبان میں گذارش کی تھی کہ موجودہ خریدار اپنے حلقہ اثر میں کوشش کرکے ایک ایک نیا خریدار پیدا کر دیں۔ مگر موجودہ صورت میں تو کارپردازانِ نور افشاں کے ضعیف اور ناتواں کندھوں پر مضامین کے معاوضہ کا بارِ گراں ڈالنا انصاف کا خون کرنا ہے۔ لیکن نور افشاں نے بڑے بڑے نازک اوقات میں نصف صدی سے زیادہ جو مسیحی خدمات انجام دی ہیں اُن کو مدنظر رکھ کر ہم یارانِ نکتہ داں کو صلائے عام دیتے ہیں کہ:۔

(۱) جو صاحب اعلیٰ پایہ کے محققانہ تحقیقی مضامین قلمبند کرکے ہمارے نام معرفت ایڈیٹر نور افشاں ارسال کر دیا کریں ہم اُن کو بشرط پسند اپنی خاص جیب سے ایک روپیہ سے لیکر تین روپیہ فی صفحہ کے حساب سے علمی معاوضہ ادا کرنے کا حتمی وعدہ کرتے ہیں شرط پسند یہی ہوگی کہ مضمون ہمارے خاص نوٹ

کے ساتھ نورافشاں میں شائع ہو جائے

(۲) نیز اگر کوئی صاحب معاوضہ لینا نہ کریں تو ہم نے یہ تجویز کیا ہے کہ سال بھر تک اعلیٰ مضمون نگاری کے صلے میں ایک چاندی کا تمغہ جس کا نام "نورافشاں میڈل" ہو گا پیش کیا جائیگا۔

(۳) ایک دوسرا سنہری تمغہ ہم صرف خواتین کے لئے مخصوص کرتے ہیں کہ جو کوئی بہن محققانہ پُر از معلومات مضامین سپرد قلم کر کے سال بھر سلسلہ جاری رکھینگی۔ اُن کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔ اِن تمغوں کی تقسیم کا فیصلہ حسب ذیل اصحاب کی ایک کمیٹی ہر سال ماہ دسمبر کی کسی تاریخ کو کیا کریگی۔

(۱) جناب پادری غلام مسیح صاحب مدظلہ۔ مدیر نورافشاں۔

(۲) جناب خواجہ غلام احمد صاحب۔ سیالکوٹی۔

(۳) علامہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لودھیانوی

(۴) مولانا نصیر الدین صاحب آف کرنال۔

یہ سلسلہ ہماری حیات مستعار کے آخری لمحوں تک جاری رہیگا۔

خاکسار۔ غلام حیدر۔ چک نمبر ۱۳۴
ڈاکخانہ کیس گڑھ۔ ضلع لائلپور

ریاکاری

(از قلم کپتان بھگوان داس گشتہ سابق پولیس افسر پریسیڈنٹ تحصیل کانگریس کمیٹی جلال پور۔ ضلع فیض آباد)

دنیا میں ایسے لوگ بھی بہت ہیں جن کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہوتا ہے۔ دنیادار اور رند مشرب آدمی جس قدر کہ دراصل وہ بد ہیں اس سے زیادہ اپنے آپ کو بد بتاتے ہیں۔ دینداری کی بناوٹ کرنے والے جس قدر کہ ہوتے ہیں۔ اُس سے زیادہ نیک اپنے آپ کو جتلاتے ہیں۔ وہ تو دراصل دینداری کی ذرا ذرا سی باتوں سے بھاگتے ہیں اور دن رات ایسی ناگفتہ بہ باتوں کی جستجو دراصل انہوں نے کیا ہی نہیں گپیں اُڑاتے ہیں۔ اور یہ حضرت بے شمار گناہوں اور بدیوں کو ایک ظاہر دینداری کے پردہ میں چھپاتے ہیں اور ٹٹی کی اوجھل شکار کھیلتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں قسم کے آدمی چنداں بُرے نہیں ہیں مگر ایک اور تیسری قسم کے لوگ ہیں جو ان دونوں قسموں سے علیحدہ ہیں اور انہیں کا کچھ ذکر میں اس موقع پر کرنا چاہتا ہوں۔ اُن کی قطع ایک اور ہی عجیب قسم کی ہے وہ اپنی بناوٹ سے دنیا کے لوگوں ہی کو فریب نہیں دیتے۔ بلکہ اکثر خود آپ بھی دھوکہ میں پڑتے ہیں وہ بناوٹ خود اُن سے اُنہیں کے دل کے حال کو چھپاتی ہے۔ جس قدر کہ درحقیقت وہ نیک ہیں۔ اس سے زیادہ اُن کو نیک جتاتی ہے پھر تو وہ لوگ اپنی بدیوں پر خیال ہی نہیں کرتے یا ان بدیوں کو نیکیاں سمجھتے ہیں۔

مقدس داؤد نے نہایت دلچسپ لفظوں میں اس بُرائی سے پناہ مانگی ہے اور اس طرح پر خدا کی مناجات کی ہو "کون اپنی لغزشوں کو سمجھ سکتا ہے۔ تو ہی مجھ کو میرے پوشیدہ عیبوں سے پاک کر"۔ جو لوگ علانیہ بدی کرتے ہیں۔ اگر ان کو بدیوں اور گناہوں سے بچانے کے لئے نصیحت کی ضرورت ہے۔ تو وہ لوگ جو درحقیقت موت کی راہ چلتے ہیں اور اپنے آپ کو نیکی اور زندگی کے رستے پر سمجھتے ہیں کس قدر رحم کے لائق ہیں اور کتنے نصیحت کے محتاج ہیں۔ پس میں چند باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں جن سے وہ بدیاں جو دل کے کونوں میں چھپی ہوتی ہیں اور جن کے چھپے رہنے سے انسان خود اپنے دل کا سچا حال آپ نہیں جان سکتا۔ معلوم ہو سکیں۔

اپنے پوشیدہ عیوب کے معلوم کرنے کا ایک عمدہ طریقہ یہ ہے کہ ہم اس بات پر غور کریں کہ ہمارے دشمن ہم کو کیا کہتے ہیں۔ ہمارے دوست اکثر ہمارے دل کے موافق ہماری تعریف کرتے ہیں۔ یا تو ہمارے عیب اُن کو عیب ہی نہیں معلوم ہوتے۔ یا ہماری خاطر کو ایسا عزیز رکھتے ہیں کہ اس کو رنجیدہ نہ کرنے کے خیال سے اُن کو چھپاتے ہیں۔ یا ایسی نرمی سے کہتے ہیں کہ ہم اُن کو نہایت ہی خفیف سمجھتے ہیں۔

برخلاف اس کے دشمن ہم کو خوب ٹٹولتا ہے اور کرید کرید ڈھونڈ کر ہمارے عیب نکالتا ہے۔ گو وہ دشمنی سے چھوٹی بات کو بہت بڑا کر دیتا ہے مگر اُس کی کچھ نہ کچھ اصل ہوتی ہے۔ ع

تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا

دوست ہمیشہ اپنے دوست کی نیکیوں کو بڑھاتا ہے اور دشمن عیبوں کو۔ اس لئے ہم کو اپنے دشمن کا زیادہ احسانمند ہونا چاہئے کہ وہ ہم کو ہمارے عیبوں سے مطلع کرتا ہے۔ اگر ہم نے اس کے طعنوں کے سبب اُن عیبوں کو چھوڑ دیا۔ تو دشمن سے ہم کو وہی نتیجہ ملا جو ایک شفیق اُستاد سے ملنا چاہئے تھا۔ دشمن جو عیب صحیح یا غلط ہم میں لگاتا ہے۔ ہمارے فائدہ سے خالی نہیں۔ اگر وہ ہم میں ہوتا ہے تو ہم اپنے عیب سے مطلع ہوتے ہیں۔ اور اگر نہیں ہوتا تو خدا کا شکر کرتے ہیں کہ وہ عیب ہم میں نہیں سچ ہے کہ "دشمن از دوست ناصح تر است ایں حرف نکوئی نگوید و آن حرف بدی بگوید"

پلوٹارک کا دشمن کے فائدوں پر جو مضمون ہے اُس میں سے اُس نے یہ بات لکھی ہے کہ "دشمن جو ہم کو بدنام کرتے ہیں اس سے ہم کو ہماری برائیاں معلوم ہوتی ہیں اور ہماری گفتگو میں اور ہمارے چالچلن میں اور ہماری تحریر میں جو نقص ہیں وہ بغیر ایسے دشمن کی مدد کے کبھی معلوم نہیں ہوتے"۔

علیٰ ہذا القیاس اگر ہم خود اپنے آپ کو سمجھنا چاہیں کہ ہم کیا ہیں تو ہم کو اس بات پر غور کرنی چاہئے کہ جو لوگ ہماری تعریف کرتے ہیں آیا ہم اُس کے کس قدر مستحق ہیں اور پھر یہ سوچنا چاہئے کہ جن کاموں کے سبب سے وہ تعریف کرتے ہیں وہ کام ہم عمدہ غرض سے اور نیک نیتی سے دنیا کو فائدہ پہنچانے کے لئے کرتے ہیں؟

نہیں اور پھر ہم کو یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ وہ نیکیاں جن کے سبب ہماری تعریف کرنے والے ہماری تعریف کرتے ہیں دراصل ہم میں کہاں تک ہیں۔ ان باتوں پر انسان کو بخوبی غور کرنا نہایت ضرور ہے۔ کیونکہ ہمارا یہ حال ہے کہ کبھی تو ہم لوگوں کی رایوں کو جو ہماری نسبت ہیں۔ پسند کر اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھنے لگتے ہیں۔ اور کبھی ان کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہمارا دل کہتا ہے اس کے مقابلہ میں ان تمام رایوں کو نہیں مانتے۔

ہم کو ایسی نیکی پر بھی جس کو ہم نے اپنے خیال میں نیک سمجھا ہے۔ درحقیقت اُس کی نیکی مشتبہ ہے زیادہ اصرار کرنا نہیں چاہئے۔ بلکہ اُن لوگوں کی رایوں کی بھی نہایت قدر ومنزلت کرنی چاہئے۔ جو ہم سے اختلافات رکھتے ہیں اور جو عقلمند اور نیک دل ہیں اور جس طرح ہم نیک دل سے بات کہتے ہیں اسی طرح وہ بھی نیک دل سے ہم سے مخالفت کرتے ہیں۔ مگر یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ ان اختلاف کرنے والوں نے صرف آزادیِ رائے اور اس دلی نیکی سے جس کے سرچشمے کی سوت قدرت نے ہر ایک انسان کے دل میں جاری کی ہے اختلاف کیا ہے یا کسی بیرونی دباؤ۔ پابندی رسم ورواج اور تعصب اور تقلید نے اُن کے دل کو پھیرا ہے۔ کیونکہ اگر یہ پچھلی بات اختلاف رائے کا سبب ہو تو وہ نہایت بے قدر ہو جاتی ہے۔

جہاں ہم کو دھوکا کھانے کا احتمال ہے وہاں ہم کو نہایت ہوشیاری اور بہت خبرداری سے کام کرنا چاہئے حد سے زیادہ سرگرمی اور تعصب اور کسی خاص فرقے کو یا کسی خاص رائے کے لوگوں کو بُرا اور حقیر سمجھنا یہ ایسی باتیں ہیں جن سے ہزاروں باتیں پیدا ہوتی ہیں وہ فی نفسہٖ ہی نہایت ہی بُری ہیں۔ گو کہ وہ ہم سے کمزور دل آدمیوں کو اچھی معلوم ہوتی ہیں مگر اس پر بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ایسے لوگ بھی دنیا میں ہیں جو دینداری اور نیکی کے لئے نہایت مشہور ہیں۔ مگر نہایت لغو اور بُرے شیطانی اصولوں کو نیکی سمجھ کر اپنے دلوں میں اُس کی جڑ گاڑتی ہے۔ میں اس بات کا دعویٰ سے اقرار کرتا ہوں کہ میں نے آجتک کوئی ایسا عقلمند اور انصاف پسند شخص نہیں دیکھا جس میں پوری پوری یہ سب باتیں ہوں۔ اور پھر بھی وہ گناہ سے پاک ہو۔

(فرشتہ)

مشنری لٹریچر

یہ تو مسلمہ امر ہے کہ تبادلۂ خیالات۔ اشاعتِ صداقت اور رفع بطلان کے لئے لٹریچر ایک اعلیٰ اوزار اور وسیلہ ہے۔ اسی طرح بدی اور بدتہذیبی پھیلانے کا۔ مشنری کام میں جو لٹریچر نے ہاتھ بٹایا وہ قیاس سے کہیں باہر ہے۔ اس لئے مشنری صاحبان نے مسیحی دین کی اشاعت کے لئے دیگر مذاہب کی کمزوریوں کو طشت ازبام کرنے اور مسیحیوں کی ترقی پختگی ایمان کے لئے زر کثیر خرچ کر کے لٹریچر کا دریا بہا دیا۔ دیسی مسیحی چند مستثنیات کے سوا چونکہ بے بال وپر تھے اس لئے اپنی قابلیت کی قدردانی کے لئے ان مشنری صاحبان کے ہی دستِ نگر رہے۔ جس طرف اُنہوں نے اُن کا رُخ دیکھا کمر باندھ کر اُن کی مدد کے لئے تیار ہو گئے۔ ڈاکٹر عماد الدین۔ پادری ٹھاکر داس۔ ماسٹر رامچندر وغیرہ نے انہیں کی مدد حوصلہ افزائی اور قدردانی سے جو کچھ کیا وہ کر گذرے۔ چونکہ پنجاب وسرحد میں مسلمانوں کی آبادی کثرت سے تھی اور چرچ مشنری سوسائٹی کے مشن عموماً سرحد افغانستان وریاست کشمیر میں تھے۔ گو اُن کا صدر مقام امرتسر تھا تو بھی اُنکو مسلمانوں ہی سے زیادہ واسطہ پڑا اور اس لئے اُنہوں نے اسلام ہی کے بارہ میں زیادہ تر لٹریچر پیدا کرنے کی کوشش کی۔ البتہ جو لوگ آزاد صاحب رایہ تھے اُنہوں نے خواہ مسلمانوں سے ہوں خواہ اہلِ ہنود سے اپنے اپنے آبائی مذاہب پر بھی کتابیں لکھیں جن کو ترک کر کے وہ مسیحی ہو گئے تھے۔ چنانچہ مسلمانوں میں سے مولوی صفدر علی اور مسٹر آتھم صاحب اور اہلِ ہنود میں سے پنڈت کھڑک سنگھ نے مذہب ہنود پر لٹریچر پیدا کیا۔ پنڈت کھڑک سنگھ مرحوم ویدوں کے عالم تھے اُنہوں نے ویدوں پر سلسلہ وار لیکچر دیئے اور شائع کئے۔ بابو رام چندر صاحب نے دیگر ہندو شاستروں اور پرانوں پر بہت کچھ لکھا۔ جس کو سی۔ ایل۔ ایس نے کشادہ دلی سے شائع کیا۔ پہلے پہل مسلمانوں ہی سے ہی مسیحی مرید ہوئے اور ان میں سے اکثر اسلام کی مقدس کتاب اور اسلامی لٹریچر سے اچھے واقف تھے۔ چنانچہ سی۔ ایم۔ ایس میں جو تقریر یافتہ خادمانِ دین تھے وہ عموماً مسلمانوں ہی میں سے مسیحی مرید تھے۔ پنجاب میں اہلِ ہنود میں سے چند ہی تعلیم یافتہ صاحبان مسیحی ہوئے اور وہ ایسا زمانہ تھا کہ اہلِ ہنود کی مقدس کتاب وید کا چرچا بہت کچھ بنارس میں ہی محدود تھا۔ عوام الناس پرانوں اور بے معنی قصے کہانیوں ہی میں غلطاں وپیچاں اور مکروہ بت پرستی میں پریشان وسرگرداں تھے اور اکثر تعلیم یافتہ ہندو صاحبان اس زمانے میں اسی قسم کے ہندو مذہب سے واقف تھے جس کے بطلان کو وہ ایسا صریح سمجھتے تھے کہ اُس کے تردید کرنے کی اُن کو ضرورت محسوس نہ ہوئی اور علاوہ ازیں اُس وقت کے ہندو مذہب کی تردید مسلمانوں نے ایسے زور سے کی تھی اور ایسی کتابیں لکھی تھیں کہ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہ رہی تھی۔ چنانچہ ایام طفولیت میں مجھے ایسی ایک کتاب کے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اس کتاب کا نام تحفۃ الہند تھا جس کے ذریعہ بہت لکھے پڑھے ہندو مسلمان ہو گئے۔ اور ایسے لوگ مسیحی بن گئے۔ امریکن پریسبیٹرین مشن میں کئی ایک ایسے تعلیم یافتہ ہندوؤں میں سے مسیحی دینی خدمت پر مامور بھی ہوئے اور اُنہوں نے بہت قیمتی خدمت . . .





کی اور بعض اُن میں سے اب تک کر رہے ہیں لیکن یہ لوگ عموماً سنسکرت اور خاصکر ویدوں سے ناواقف تھے۔ ویدوں کی طرف سوامی دیانند صاحب نے لوگوں کی توجہ منعطف کی۔ اور اُن کی تحریک سے آریہ سماج نے ہندو لٹریچر کی کایا پلٹ دی۔ اُنہوں نے بھی پہلے پہل مروجہ ہندو مذہب کی تردید کی پھر ویدوں کی تعلیم کو فروغ دینے لگے اور دیگر مذاہب کی تردید میں جان توڑ کر لڑتے اور لڑ رہے ہیں۔ لیکن اس وقت انگریزی تعلیم نے لوگوں میں ایسا گھر کر لیا تھا کہ اُردو پڑھنے کا مذاق ہی تقریباً کالعدم ہوگیا۔ لیکن مشنری صاحبان کو یہ موقع خوب ہاتھ آیا۔ انگریزی میں آرٹیکل لکھنے شروع کئے۔ دھڑا دھڑ کتابیں انگریزی میں نکلنے لگیں اور اُنہوں نے کتب خانے بھر دیئے چنانچہ سی۔ ایل۔ ایس مدراس کی طرف سے بھی ہندو مذہب کے خلاف جو کتابیں اور رسالے لکھے گئے اگر اُن کو جمع کریں تو ایک انبار لگ جائے۔ جو ہندوؤں میں سے مسیحی مرید انگریزی دان تھے۔ اُنہوں نے بھی اس میدان میں قدم بڑھایا۔ پادری گولک ناتھ اور بعض انگریزوں نے ہندو مذہب پر انگریزی رسالے اور آرٹیکل لکھے لیکن چونکہ ہندو اور محمدی تمیز کچھ الگ الگ تھی محمدی عموماً کچھ زیادہ بحث کی طرف مائل تھے اور ہندو زیادہ خاموش و امن پسند جیسے تھے۔ اس لئے اُن کے مسیحی ہونے پر بھی اس میلان طبع نے اپنے جوہر دکھائے محمدیوں میں سے اکثر زیادہ مباحث بن گئے اور ہندوؤں میں سے جو مرید ہوئے وہ ایسے جھمیلوں میں عموماً نہ پھنسے اور اپنے عیال واطفال کی تعلیم اور آئیندہ قومی و معاشرتی زندگی کی ترقی میں معروف رہے۔ اس کا نتیجہ بھی ہمارے سامنے موجود ہے کہ ان مباحثوں کے بچے تعلیم۔ تمدن ومعاشرت میں عموماً بہت پیچھے رہ گئے اور دیگر گروہ کی اولاد آسودہ حال اور مسیحی جماعت کا فخر ہوگئی۔

البتہ اگر اب یہی مشنری صاحبان ہندو لٹریچر پیدا کرنے کے لئے کوئی سوسائٹی قائم کردیں تو ناتھ داس۔ رام کا قدم آگے ہی دیکھینگے اور اپنے جوہر دکھانے میں کسی سے پیچھے نہ رہینگے۔ ایسی سوسائٹی کی اس وقت سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے اور ہمیں امید ہے کہ اس امر میں بھی مشنری صاحبان ہی راستہ کھولینگے اور ہم سب بلا امتیاز قومی اپنی اپنی نذریں خداوند کے آگے چڑھائینگے۔

جے۔ علی بخش۔

ایک قریبی اشاعت میں مسٹر خان نے یہ آواز اُٹھائی تھی کہ ہندو مذہب پر اُردو میں کوئی جامع کتابیں نہیں ہو اور یہ ایک بڑی بھاری کمی ہے جو کہ مسیحی علم ادب اُردو میں پائی جاتی ہے۔ لہٰذا ایک ہندو لٹریچر سوسائٹی کے قیام کی سخت ضرورت ہے تاکہ مسلم لٹریچر سوسائٹی کے پہلو بہ پہلو کام کرے۔ ہمارے معتقدر اور تجربہ کار پادری علی بخش صاحب نے اس مضمون پر جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ تعلیمیافتہ مسیحیوں اور بالخصوص مشنری صاحبان کی خاص توجہ کا مستحق ہے۔ ایڈیٹر

ہماری معلومات

رسالہ اشاعۃ القرآن لاہور نمبر ۲ لکھتا ہے کہ

"مولوی محمد علی صاحب امیر قوم احمدی لاہوری نے اخبار پیغام صلح میں لکھا ہے کہ قرآن مجید بیشک اصولی معالات میں عقائد باطلہ کی تردید میں۔ کتب سابقہ کے مقابلہ میں مفصل اور مبین ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ قرآن مجید میں ہر چیز موجود ہے۔ مثلاً ریاضی کے مسائل اور طب وغیرہ۔ ۔ ۔ ۔ کے معالات قرآن میں کہاں؟

امید ہے کہ اب اہل اسلام بالعموم اور لاہوری مرزائی بالخصوص یہ دعویٰ کرنے کی کبھی جرأت نہ کرینگے کہ قرآن میں دنیا بھر کے علوم جمع ہیں۔

"حقیقت کیا ہے" کے عنوان سے قادیانی خلیفہ نے الفضل ۲۲ میں لکھا ہے کہ

پچھلے دنوں اخبار نور میں ایک نوٹ شائع ہوا تھا کہ جلسہ سالانہ پر جو سکھ صاحبان مسلمان ہوئے وہ اڈیٹر صاحب نور کے ایک لیکچر کے اثر سے ہوئے۔ ناظر صاحب تالیف واشاعت کی طرف سے اس نوٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے الفضل میں اعلان کیا گیا کہ کسی ایک لیکچر سے ایسا نتیجہ پیدا نہیں ہوسکتا۔ اڈیٹر نور نے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس سے میری بات کی تکذیب ہوئی ہے اور مجھے جھوٹا قرار دیا گیا ہے۔ وہ میرے پاس آئے اور شکایت کی اور ان کو اب اصرار ہے کہ میں اس واقعہ کی نسبت اخبار میں اعلان کروں۔ الخ"

چند مذہبی سکھوں نے مرزائیت کا کلمہ پڑھا ہے اور اب مرزائی آپس میں لڑ رہے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ میں نے ان کو مسلمان بنایا۔ دوسرا اسکی تکذیب کرتا ہے۔ بجا ہم اسکو مرزائی سوراج کہیں!

اودھر ۲۷ فروری کا الفضل کہتا ہے کہ۔

"اے مرزا صاحب۔ تیرے لئے دو مشکلیں تھیں۔ اول یہ کہ کوئی نبی آسکتا ہے اور دوئم یہ کہ میں نبی ہوں آخر تو نے چار لاکھ انسان کے جزو ایمان میں یہ بات داخل کردی۔ ۔ ۔ ۔ ظاہر ہے کہ ۱۹۱۹ء میں یہ ہم لاکھ جماعت مرزا صاحب کو نبی مانتی تھی"۔

اُدھر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ "آنحضرت (محمد) صلعم کے بعد میں کسی مدعی نبوت کو سچا نہیں جانتا بلکہ ایسے مدعی کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں"۔ (بجز اسلام میں کوئی فرقہ نہیں صفحہ ۹۴) یہ ہے مرزائیوں کا ایمان۔

پیغام صلح جو کہ لاہوری مرزائیوں کا آرگن ہے ۲۴ فروری کے اشو میں کہتا ہے کہ۔

"مرزا صاحب نے جو فرقہ بنایا وہ ایسا نہیں کہ دوسروں کو کافر کہنے کے لئے کھڑا کیا گیا ہو"

مگر لاہوری فرقہ کے ایک بزرگ حضرت خواجہ کمال الدین "اسلام میں کوئی فرقہ نہیں" میں کہتے ہیں کہ

فی الواقع ۱۳ سو برس کے عقائد متفقہ کے خلاف یہ (قادیانی مرزائی) ایک جماعت ہے۔ جس نے اسلام میں حقیقتاً ایک فرقہ پیدا کیا ہے۔ یہ جماعت ان باتوں کو مانتی ہے۔ جس سے ایک انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے صفحہ ۱۶۰ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الغرض جو مرزا صاحب کی نبوت کو حقیقی طور پر تسلیم کرتا ہے وہ محمدی نہیں وہ اسلام سے باہر ہے۔ وہ کسی نئے مذہب کا ماننے والا ہے۔ اس کو ہم عیسائیوں کی طرح خارج از اسلام قرار دیکر یہ کہتے ہیں کہ اسلام میں کوئی فرقہ نہیں" صفحہ ۱۹۴۔

دوستو سنتے ہو۔ مرزا صاحب کا فرقہ وہ باتیں مانتا ہے جو ایک انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتی ہیں اور کہ قادیانی مرزائی خارج از اسلام ہیں تو اس کے کیا معنی کہ مرزا صاحب نے جو فرقہ بنایا وہ دوسروں کو کافر کہنے کے لئے نہیں بنایا۔ اچھا کافر نہ سہی۔ خارج از اسلام سہی۔ آخر فرق کیا ہے؟

پیغام صلح ۲۴ فروری رقمطراز ہے کہ۔

انہوں (لاہوری مرزائیوں) نے لائلپور شہر میں ایک خالی جگہ پر مسجد بنانے کے لئے گورنمنٹ میں درخواست دی تھی۔ محمودیوں (قادیانی فرقہ کے مرزائیوں) کو جب یہ معلوم ہوا تو انہوں نے بھی جھٹ اس جگہ کے لئے درخواست دیدی۔ ۔ ۔ ۔ اور تمام مسلمانوں نے درخواست دیدی کہ مسجد عام مسلمانوں کی ہونی چاہئے جماعت احمدیہ کی خاص شرط نہ ہو۔ اس طرح سے معاملہ رُک گیا۔ نہ ہماری بنی اور نہ محمدیوں کی"

حقیقت حال تو یہ ہے اور دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اسلام میں کوئی فرقہ نہیں۔ پھر قادیانیوں کو مسجد نہ بنائے جانے کا افسوس بھی کیوں ہوگا۔ کیونکہ جب برلن میں آپکی ارادہ کے ماتحت مسجد کا سنگ بنیاد رکھ چکنے کے کئی مہینوں بعد اس مسجد کو فروخت کر دینے کے درپے ہیں تو لائلپور والی مسجد کی جس کی ابھی انسانی ارادہ کے ماتحت بھی بنیاد نہیں رکھی گئی۔ ان کو پروا ہی کیا ہے۔

خان

کوئی اپنی بہتری نہ ڈھونڈے بلکہ دوسرے کی

اکرنت ۱۰ : ۲۴

اے ناظرین! خداوند کریم کا شکر ہو کہ اُس نے مجھے موقع دیا ہے کہ آج میں آپ کے سامنے اس ضروری امر پر اس کی مدد سے کچھ لکھوں اور میں امید کرتا ہوں کہ خدا کے کلام سے عمدہ سبق سیکھ کر اُس کی شکل اور اس کا کیریکٹر اپنے میں دکھا کر اُس کا جلال ظاہر کرینگے۔

پولس رسول یہ الفاظ کرنتھیوں کی کلیسیا کو بعد خدا بھیجتا ہے اور ہم سب کو معلوم ہے کہ یہ وہی پولس ہے جو اس سے پیشتر کہ وہ خداوند مسیح میں پیدا ہوا اس عمدہ اور اعلےٰ تعلیم کے بالکل برعکس چلتا تھا اور اب جب وہ خداوند مسیح کا ہو گیا تو کہتا ہے کہ "کوئی اپنی بہتری نہ ڈھونڈے بلکہ دوسرے کی"۔ اگر ہم پاک کلام کے چند مقامات کو دیکھیں تو فوراً معلوم ہوگا کہ وہ شخص جو ہم کو یہ تعلیم دیتا ہے خود اس پر کہاں تک عمل کرتا ہے۔

اسی باب کی ۳۳ آیت میں لکھا ہے کہ "چنانچہ میں بھی سب باتوں میں سب کو خوش کرتا ہوں اور اپنا نہیں بلکہ بہتوں کا فائدہ ڈھونڈتا ہوں تاکہ وہ نجات پائیں اور پھر ۹ : ۲۲ میں کہتا ہے کہ کمزوروں کے لئے کمزور بنا تاکہ کمزوروں کو کھینچ لاؤں۔ میں سب آدمیوں کے لئے سب کچھ بنا ہوا ہوں۔ تاکہ کسی طرح سے بعض کو بچاؤں"۔ اور پھر ۲ کرنت ۱۲ : ۱۵ میں کہتا ہے کہ میں تمہاری روحوں کے واسطے بہت خوشی سے خرچ کرونگا بلکہ خود بھی خرچ ہو جاؤنگا"۔ ایک اور مقام پر یعنی رومیوں ۱۵ : ۱ میں مرقوم ہے کہ "غرض ہم زور آوروں کو چاہئے کہ ناتوانوں کی کمزوریوں کی رعایت کریں نہ کہ اپنی خوشی کریں۔ پیارے ناظرین کیا ہم مسیح میں ہو کر اپنے اندر یہ فرق دیکھتے ہیں؟ اگر نہیں تو آؤ خداوند کے حضور آج ہی منت کریں کہ وہ ہم کو یہ طاقت دے کہ ہم دوسرے کی بہتری کا خیال مقدم اور اپنا مؤخر جانیں۔ اُستاد اپنے شاگرد کی اور شاگرد اپنے اُستاد کی۔ باپ بیٹے کی اور بیٹا باپ کی۔ بیٹی ماں کی اور ماں بیٹی کی بہتری کا خیال رکھے مگر اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ صفت کیونکر پیدا ہو سکتی ہے؟ اس کا جواب صرف یہی ہو سکتا ہے کہ محبت کا سلسلہ قائم ہو۔ کیونکہ محبت ہی کی یہ صفت ہے۔ دیکھو اکرنت ۱۳ : ۵ (محبت کا باب) اگر ہم میں یہ صفت پیدا ہو جاوے تو ہم بھی پولس کی مانند یہ الفاظ دوسرے بھائیوں تک پہنچا سکتے ہیں اور اپنی عملی زندگی میں اس کا زندہ ثبوت دے سکتے ہیں۔ ہزاروں مسیحی ایسے ہیں جو خود خداوند مسیح میں ہو کر اس پر عمل کر رہے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک ناؤ میں چند اشخاص بیٹھے ہوئے جا رہے تھے اور اتفاقاً طوفان کے باعث کشتی ٹوٹ گئی اور لوگوں نے اپنی اپنی جانیں بچانے کی کوشش کی۔ مگر ایک لکڑی کے ٹکڑے پر ایک مسیحی بھی بیٹھا ہوا بہہ رہا تھا اس نے ایک غیر مسیحی شخص کو اپنے پاس ڈوبتے دیکھا اور فوراً اُس کو اس پر سوار کر لیا اور جب دیکھا کہ یہ لکڑی دو کا بوجھ اُٹھانے کے قابل نہیں تو اس غیر مسیحی سے مخاطب ہوا کہ "اے بھائی چونکہ تو مسیح کی بابت ابھی تک کچھ نہیں جانتا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تیری جان ہلاک نہ ہووے اور



اگر زیچ جاوے توجا کر خداوند مسیح کو حاصل کر تو نجات پائیگا۔ اور یہ کہکر اس نے اپنے آپ کو لکڑی سے علیحدہ کیا اور دریا کے طوفان کے باعث ڈوب گیا۔ آخر کار وہ دوسرا شخص زندہ اور سلامت رہا اور خداوند مسیح کو حاصل کیا۔ غرض کیا ہماری زندگی ایسی ہے کہ ہم دوسروں کے لئے سچا ہوجاویں تاکہ وہ نجات پاویں؟ خدا کرے کہ ہم میں سے ہرایک آج کے دن سے دوسرے کی بہتری کا خیال رکھے اور خداوند مسیح کا جلال ظاہر کرے آمین۔

ای جواہر مسیح لاہور

شمالی ہند کی

کرسچن ٹریکٹ اینڈ بک سوسائٹی

ہمیں شمالی ہند الہ آباد کی کرسچن ٹریکٹ اینڈ بک سوسائٹی کی تازہ رپورٹ جو ۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۳ء کے متعلق ہے دیکھنے کا اتفاق ہوا اس کے کام کی ترقی سے دل خوش ہوگیا۔ مسٹر این کے مکرجی صاحب سکریٹری کے حسن انتظام سے اس سال قابل رشک کام ہوا ہے۔ سال زیر نظر میں سوسائٹی کو ۴۶۹۱ ، روپیہ ۴ آنہ ، پائی وصول ہوئے۔ سوسائٹی نے ۷ نئی کتابیں شائع کیں۔ جو ۴۱۰۰۰ کاپیاں تھیں۔ جنکے صفحے ۱۶۷۱۰۰۰ ہیں ۲۱ پرانی کتابیں طبع کیں۔ جنکی کل کاپیاں ۷۹۰۰۰ تھیں۔ اور ۱۲ چار صفحہ کے ہندی ہینڈبل طبع کئے۔ جنکی کاپیوں کا شمار ۵۰۵۰۰۰ تھا۔ تمام سال میں ۸۷۳۰۸۵ کتابیں اور رسالے سوسائٹی نے باہر فروخت کئے۔ غرضیکہ سوسائٹی نے خاطر خواہ کام میں ترقی کی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اس سوسائٹی کے وسیلہ سے اس نئے سال میں بھی خدا کا کام ترقی پائے۔ اس کے تمام کام سے خدا کی سچائی اور اس کا زیادہ جلال ظاہر ہو۔ آمین (ایڈیٹر)

تصحیح۔ گذشتہ اشاعت میں صفحہ اول کی دوسری غزل کا پہلا مصرعہ یوں پڑھئے "دوسرا کون ہے جہاں تو ہے"

خبریں

مقام شکر ہے کہ ہمعصر کوکب ہند لکھنؤ آنے والے نمبر میں اپنا رومنی لباس اُتار کر اُردو اور ہندی لباس میں نکلنا شروع ہوگا۔ نور افشاں کوکب کے لباس کی تبدیلی پر اسے مبارکباد کہتا ہے۔

ہمیں ہمعصر مخزن مسیحی کی بابت یہ معلوم کرکے کمال خوشی ہے کہ وہ بھی رومنی لباس سے تنگ آکر ہندی لباس پہننے کے لئے بلک رہا ہے۔ شائد مخزن کو اُردو لباس نصیب نہ ہو۔ کیونکہ مدیر مخزن مسیحی اردو کو رومن کی طرح اجنبی خیال کرتے ہیں۔ خیر اگر اُردو خواں اصحاب نور افشاں کی ملکیت کر دیئے جائیں اور یوپی اور سی پی کے ہندی اخبار آپس میں تعاون کرکے ایک ہو جائیں تو نور افشاں کو آپ سے کلی اتفاق ہے۔

لنڈن ۲ مارچ۔ مجلس ملیہ انگورہ نے خلیفہ کو معزول کر دیا ہے۔ اور خلافت منسوخ ہوگئی ہے۔

قسطنطنیہ ۳ مارچ۔ انگورہ سے پولیس کو ہدایت کی گئی ہے کہ خلیفہ اور شاہی خاندان کی جائداد اور محلات کی حفاظت کرے۔ تاکہ کوئی چیز وہاں سے ہٹائی نہ جائے بیان کیا جاتا ہے کہ معزولی کا حکم پاکر خلیفہ نے کہا کہ میں کسی اسلامی ملک میں یا مصر کو جانے کا ارادہ رکھتا ہوں آئندہ واقعات کے خیال سے بیگمات بہت خائف رہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ خلیفہ کی بڑی بیوی رنج وغم سے بیہوش پڑی ہے اور بڑے خواجہ سرا نے تین دن کے لئے فاقہ کشی اختیار کرلی ہے

بمبئی ۴ مارچ۔ یہ خبر پہنچنے پر کہ انگورہ کی قومی مجلس نے خلیفہ کو معزول کر دیا ہے اور خلافت کا منصب اُڑا دیا ہے۔ مرکزی خلافت کمیٹی نے غازی مصطفےٰ کمال پاشا کے نام حسب ذیل پیام تار بھیجا ہے۔

رائٹر کے اس تار سے کہ ٹرکی کی قومی مجلس نے خلیفہ کو معزول کر دیا اور خلافت کو توڑ دیا مسلمانان ہند کو پریشانی پیدا ہوئی ہے۔ اپنے ترک بھائیوں کے قومی معاملات میں دخل دینے کے ہر ایک ارادہ سے دستکش رہتے ہوئے اور ٹرکی کی ری پبلک کی تہ دل سے تائید کرتے ہوئے اور اس کے لئے ہر کامیابی کی خواہش رکھتے ہوئے مرکزی خلافت کمیٹی یور ہائنس سے درخواست کرتی ہے کہ مذکورہ بالا فیصلہ کے متعلق اصل واقعات سے بذریعہ بجری تار مطلع فرمائیں۔ کیونکہ یہ ایسا معاملہ ہے جس کا تمام مسلمانوں سے تعلق ہے مرکزی خلافت کمیٹی غیر معمولی جلسہ کا انتظام کر رہی ہے۔ جس میں تمام معاملہ پر غور کیا جائیگا۔ پریذیڈنٹ جمعیتہ العلما سے بھی درخواست کی گئی ہے کہ جمعیتہ کا بھی ایک اسی قسم کا جلسہ منعقد کریں (سکریٹری مرکزی خلافت کمیٹی)

یکم مارچ ۱۹۲۴ء سے نمک کا محصول ۲½ روپے فی من کی بجائے دو روپے فی من ہوگیا ہے۔

قسطنطنیہ ۳ مارچ ٹرکی اور جرمنی کے مابین صلحنامہ پر کل دستخط ہو جائینگے۔

لنڈن ۳ مارچ۔ ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ ٹرکی نے ایک سرکاری اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں حجاز جانے والے حاجیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنا حج ملتوی کر دیں۔ کیونکہ وہاں خطرہ کا بہت اندیشہ ہے۔

میونخ ۳ مارچ۔ جنرل لوڈنڈارف کے مقدمہ میں وکیل صفائی نے ہروان کاہر، جنرل وان لوسو اور ہروان سلیر کی گرفتاری کی درخواست کی اور ان کو نومبر کے بلوہ کے لئے ذمہ وار ٹھہرایا۔ ایک فوجی سکول کے لفٹنٹ نے شہادت دی کہ نومبر کے بلوہ میں سکول سے بلوائیوں نے بندوقیں حاصل کیں پراسیکوٹر کی درخواست پر پبلک کو عدالت سے باہر نکال دیا گیا

ریگا ۲ مارچ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سوویٹ روس کے پریذیڈنٹ رائیکف ماسکو سے لنڈن گو

روانہ ہوگئے ہیں۔ جہاں وہ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ سے ملاقات کرینگے۔

اکسفورڈ۔ ۴ مارچ۔ کل ہوس آف کامنز میں وزیر اعظم سے دریافت کیا گیا کہ آیا وہ سامان جنگ کو محدود کرنے کی غرض سے بین الاقوامی کانفرنس بلانے کے لئے فوری کارروائی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس سوال پر لیگ اقوام غور کر چکی ہے اور موجودہ حالت میں کوئی کارروائی کرنا موزوں نہیں۔

ایک اور ممبر نے پوچھا کہ کیا گورنمنٹ دیگر یورپین گورنمنٹوں کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی کوشش کریگی مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے کہا کہ گورنمنٹ نے جو پالیسی اختیار کی ہے اس سے عام طور پر سامان جنگ محدود ہو جائیگا۔

جرمنی کو غیر مسلح کرنے کی تجویز کے متعلق وزیر اعظم نے کہا کہ اس معاملہ پر سفرا کی کانفرنس غور کر رہی ہے صلحنامہ لاسین کی تصدیق کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ہوس آف لارڈز میں بل پیش ہے۔ جو بعد میں ہوس آف کامنز میں پیش ہوگا نو آبادیوں نے اس صلحنامہ پر اطمینان ظاہر کیا ہے۔

بمبئی ۴ مارچ۔ مسٹر ڈانگے اڈیٹر سوشلسٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کے وارنٹ پر زیر دفعہ ۱۲۱ الف تعزیرات ہند آج یہاں گرفتار ہوا۔ دہلی ایکسپرس ٹرین کے ذریعہ آج رات کو اسے کانپور بھیجا جائیگا۔ جہاں ۱۷ مارچ کو اس کا چالان پیش ہوگا۔

بمبئی۔ ۴ مارچ۔ ایشیاٹک پٹرولیم کمپنی واقع سیواری متصل بمبئی کے مزدوروں نے دفعتاً ہڑتال کر دی ہے۔ اس سے بہت تشویش پھیلی ہے۔ ہڑتال کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ کمپنی کے منتظم آدمیوں کو بے تحاشا موقوف کرتے جاتے تھے۔ ہڑتالیوں کی تعداد ۵۰۰ ہے اور ان کا رویہ پرامن ہے۔ تیل کے تالاب کے قریب پولیسیوں کا ایک دستہ پہرہ پر لگایا گیا ہے پارچہ بافی کے کارخانوں کی ہڑتال بدستور جاری ہے

دہلی ۵ مارچ احمد آباد مل اونرز ایسوسی ایشن کے نمائندے مسٹر کستوری بھائی۔ لال بھائی لیجسلیٹو اسمبلی میں ۲۰ مارچ کو اس مضمون کا ریزولیوشن پیش کرینگے کہ ہندوستانی کارخانوں کے بنائے ہوئے کپڑے پر جو محصول لگایا ہوا ہے دور کیا جائے۔

رنگون ۵ مارچ مسٹر بسنڈنن معزول شاہ برہما کا فرزند مسٹر کیابن منتہا نے ۱۷ سال کی عمر میں فوت ہوگیا۔

آل انڈیا کھادی نمائش گیا کانگرس میں ہاتھ کے کتے ہوئے سوت کے لئے اول انعام جو مقرر ہوا تھا بابو کیلاش چودھری محرر ٹیچر سنتاہر سکول کو دیا گیا ہے۔

گذشتہ سال اسمبلی میں مزدوروں کے معاوضہ کا بل پاس ہوا تھا۔ پنجاب میں اس کی مطابقت میں کمشنران معاوضہ مزدوران مقرر ہوگئے ہیں۔ اضلاع لاہور۔ امرتسر۔ راولپنڈی۔ لائلپور اور ملتان میں سینیر سب ارڈینیٹ جج اور باقی اضلاع میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ان فرائض کو سرانجام دینگے

ناظرین کو معلوم ہے کہ کنور مان سنگھ اور ان کی دھرم پتنی نے قرولی راج میں بیگار بند کرانے کے لئے ستیاگرہ کے طور پر بھوک ہڑتال کر رکھی تھی۔ چار دن تک یہ حالت ایسے ہی جاری رہی اس پر کچھ معزز شہری ایک وفد لیکر دیوان صاحب کے پاس گئے۔ ہز ہائینس نے پبلک جذبات کا احترام کیا اور کنور مان موہن سنگھ سے وعدہ کیا کہ پبلک کی شکایات رفع کر دی جائینگی یہ خبر اسی وقت حضور صاحب کو پہنچائی گئی اور ان کا جلوس نکالا گیا۔

دہلی ۵ مارچ۔ کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں گورنمنٹ کی مخالفت کے باوجود سردار جوگندر سنگھ کا ایک ریزولیوشن بدیں مضمون پاس ہوگیا کہ سائنس کی نئی دریافتوں کی روشنی میں دریاؤں اور کنوؤں سے توسیع آبپاشی کے امکانات کے متعلق ماہران کی کمیٹی کے ذریعے تحقیقات کی جائے اور آبپاشی کے لئے پروگرام تیار کیا جائے خاصکر کنوؤں میں پانی چڑھانے کے نل لگا کر۔

رنگون۔ مرہٹی ڈرامہ رن راگنی "بیگم میدان جنگ"۔ "گھدر خاں کی شادی"۔ اور "ملل جان کا طلاق" یہ تینوں کتابیں ضبط قرار دی گئی ہیں۔

میڈرڈ۔ ۲ مارچ۔ مراکو میں سپین کے میدان جنگ سے جو تازہ خبر موصول ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حالت زیادہ تشویشناک ہے دشمن تیزی سے ایک طرف بڑھ رہا ہے ایک برگیڈ مدد کے لئے جا رہا ہے اور وہ وہاں مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔ دشمن کی توپ کا ایک گولہ سپین کے ایک جہاز میں آ پڑا۔ جس سے جہاز کا کپتان اور ایک ملاح ہلاک ہوا اور دو افسر اور ۸ ملاح مجروح ہوئے۔

لندن ۴ مارچ سر مائیکل اڈوائر (ورسکرن نائر) کا مقدمہ مارچ کے آخری ہفتہ میں بادشاہ کی بنچ کے روبرو پیش ہوگا۔

ضرورت

ہوشیارپور مسیحی بورڈنگ سکول (مدرسہ) کے لئے ایک میٹرن (خادمہ) کی ضرورت ہے۔ درخواستیں مس۔ اے۔ ایم کر صاحبہ پرنسپل سکول کے نام روانہ کرنا چاہیئے۔

المشتہر مس۔ اے۔ ایم کر۔



(بقیہ مضمون صفحہ ۲) سے نکلکر اب کلیسیا کی زیر نگرانی اور اسی کے ذمہ ہے۔ مشن سے اس کے متعلق کوئی مالی امداد نہیں لی جاتی۔ اس کام میں فی الحال ہم دو شخص مصروف ہیں۔ ایک یہ عاجز بندہ اور ایک نابینا کتب فروش۔ ایک مختصر سا ریڈنگ روم بھی بنگیا ہے جس میں کام خوب چلتا ہو۔ کام سارا سلف سپورٹ ہو۔

کام کی یہ حالت کہ ریڈنگ روم روز کھلتا ہے۔ ہاں ہفتے دن تک دوکانوں پر کام ہوتا رہتا ہے تو اس عرصہ میں بند رہتا ہے۔ کیونکہ سارا وقت شہر میں لگ جاتا ہے۔ یہ خاکسار بوجہ سردی کے آجکل گیارہ بارہ بجے سے لیکر شام کے تین بجے یا چار بجے تک رہتا ہو۔ لوگ آتے ہیں۔ انجیل پڑھتے ہیں۔ اُن سے دینی بات چیت کی جاتی ہو۔ شام کے وقت عموماً بازاری منادی ہوتی ہے۔ لوگ بڑی سنجیدگی اور خاموشی سے سنتے ہیں۔ شور و غل نہیں ہوتا۔ خالص بائبل کی منادی کی جاتی ہے اور صرف مسیح مصلوب پیش کیا جاتا ہے۔ دیگر ادیان پر کسی قسم کا حملہ یا چوٹ نہیں کی جاتی۔ کیونکہ یہ منادی کا مستحسن طریقہ نہیں ہے۔ بلکہ عناد اور مخالفت کے بیج بونے کا ایک قبیح طریق ہے۔ یہ کام محبت اور دانائی سے اور خدا کی امداد پر بھروسہ کر کے کیا جاتا ہے۔ اس قبیح طریق سے کلام کی تاثیر جاتی رہتی۔ بشارتی کام بند ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سامعین کہ جو غیر مذہب کے لوگ ہوتے ہیں اشتعال پیدا ہو جاتا ہے اور وہ سخت مخالفت کرنے لگ پڑتے ہیں۔ یا کلام سنتے ہی اور ناراض ہو کر چلے جاتے ہیں۔ ہاں البتہ دوسرے وقت میں ریڈنگ روم میں بیٹھ کر ان کے سوال کے جواب بھی دیئے جاتے ہیں۔ جس قدر شہادت اور تائید دیگر ادیان کے مسیحی مذہب کے حق میں ملسکتی ہے وہ بلاکم و کاست بڑی متانت اور خلوص قلب کے ساتھ بڑی صفائی سے پیش کی جاتی ہے۔ یوں یہ امر ثابت کر دیا جاتا ہے کہ ان کے ادیان خواہ ہندو ہو خواہ مسلمان اُن کو مسیح تک پہنچانے کے لئے استاد ہیں اور کہ یہی ادیان قیامت میں اُن کے خلاف شہادت دینگے۔ کہ مسیح اُن کے سامنے پیش کیا گیا مگر اُنھوں نے نہ مانا۔ غرضکہ خالص انجیل سُنائی جاتی ہے۔ گو متفرق طریق سے اور متفرق روشنی میں۔ الغرض کھلے الفاظ میں شہادت دی جاتی ہے کہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلے سے ہم نجات پا سکیں۔

ریڈنگ روم کے علاوہ یہی کام اس طریق پر کہ بات چیت کے پیرایہ میں بازار میں دوکانوں پر بیٹھ کر بھی کیا جاتا ہے دوکاندار بڑی خوشی سے اپنی دوکانوں پر بیٹھنے کی اجازت دیتے اور دینی بات چیت کرتے ہیں۔ کسی قسم کی بدسلوکی ہمارے ساتھ شہر میں نہیں کی جاتی۔ پوری بائبل یا پوری انجیل یا اس کے حصے یہاں کے لوگوں کے پاس کثرت سے موجود ہے شاید ہی کوئی گھر اس سے خالی ہو۔ بشارت کا زنانہ کام اسی صیغہ کے متعلق میری بیوی شہر میں مفت کرتی ہے۔

ان مواقع کے علاوہ شہر کے دیگر مقامات میں بھی گذشتہ سال منادی کا کام ہوتا رہا۔ جس میں یہاں کے مشنری صاحب اور دیسی پادری صاحبان یا مناد بھی بسا اوقات حصہ لیتے رہے خصوصاً موسم گرما میں جبکہ وہ بشارتی دورہ میں جایا کرتے تھے۔ چونکہ بندہ خاص شہر میں رہتا ہے۔ اس لئے وقت بے وقت منادی ہوتی ہی رہتی ہے نہ صرف زبانی بلکہ غیر مسیحیوں کے ساتھ باہمی برتاؤ اور چال چلن کے ذریعہ سے بھی۔

نیز ہر سال موسم گرما میں یہاں منادوں کا سمر سکول بھی ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال گرمیوں میں سمر سکول میں اس عاجز کو بھی خدمت کرنے کا شرف بخشا گیا جس سے سب کو فائدہ ہوا اور جب یہاں کے پاسٹر صاحب غیر حاضر ہوتے ہیں بندہ اُن کی بھی نیابت کرتا ہے بالخصوص موسم سرما میں جبکہ وہ مشنری صاحب کے ساتھ دیہات میں دورہ پر جایا کرتے ہیں۔

اس بشارتی کام کے متعلق اسی مد میں سے ایک کتب فروش بھی رکھا ہوا ہے۔ جو اگرچہ نابینا ہے تو بھی کام اچھی طرح کرتا ہے۔ اکیلا کتابیں فروخت کرتا پھرتا ہے جو کتابیں وہ فروخت کرتا پھرتا ہے جو کتابیں وہ فروخت کرتا ہے وہ صرف بائبل یا بائبل کے متفرق حصے ہی ہوتے ہیں۔ اردو اور گورمکھی میں۔ ہینڈ بل بھی تقسیم کئے جاتے ہیں۔ یہی کتب فروش شام کے وقت ریڈنگ روم میں آ کر گاتا بجاتا بھی ہے۔ جس سے لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور منادی شروع کر دی جاتی ہے۔ یہ سارا کام اپنی قابلیت یا طاقت پر بھروسہ کر کے نہیں۔ بلکہ صرف خداوند پر تکیہ کر کے اور اسی سے دعا کر کے کیا جاتا ہے۔ اسی کی برکت اور امداد کی آرزو اور درخواست ہوا کرتی ہے۔ ناظرین آپکی خدمت میں سے درخواست ہے کہ کلیسیا کے اس کام پر خداوند کی طرف سے برکت کی بارش کے لئے دعا کرتے رہیں۔ تاکہ اس کا نتیجہ بہتوں کی نجات ہو۔ آمین۔

آپ کا خادم۔ پی۔ کے۔ ایس امرسدھو

سہارنپور کنونشن

۹ لغایت ۱۴ اپریل ۱۹۲۳ء

مضمون "یسوع پر نظر"

چیرمین۔ پادری آر۔ کلیمنٹی صاحب ڈی۔ ڈی علیگڈھ۔

ترتیب عمل حسب ذیل ہے۔

تاریخ

۹۔ اپریل ۔ پادری ایم۔ ایم برون صاحب ڈی ڈی سیالکوٹ

۱۰ 〃 〃 〃 〃

۱۱ 〃 〃 〃 〃

۱۲ 〃 〃 〃 〃

۱۳ 〃 〃 〃 〃

۱۴ 〃 〃 〃 〃

تاریخ	نام
۹ اپریل	ڈاکٹر کلینسی صاحب
۱۰ "	کینن بنیرجی صاحب بی۔ اے۔ الہ آباد
۱۱ "	" " "
۱۲ "	پادری اے رلارام صاحب بی۔ اے الہ آباد
۱۳ "	" " "

علاوہ مندرجہ بالا جلسوں کے جزوی جلسے بھی خادمان دین۔ مبشرین نوجوان مردوں۔ نوجوان عورتوں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے واسطے ہر دوپہر ہوا کرینگے۔ کنونشن کی رونق آپکے سرگرم و پرجوش دعاؤں کے جواب اور تشریف آوری پر موقوف ہے۔ تقریر کنندگان کے لئے دعا کیجئے پیغامات کے لئے دعا کیجئے۔ سامعین کے لئے دعا کیجئے۔ اتوار ۱۶ مارچ ۱۹۲۷ء کو خاص دعائیں کنونشن کے لئے کیجئے۔ دعا کرتے رہئے۔ یسوع پر نظر کرتے ہوئے سہارنپور آ پہنچیے۔

خط و کتابت پادری امرداس رڑکی سے کیجئے اور چندہ پادری رای صاحب سہارنپور کے پاس روانہ کر دیجئے۔

مسیحی خادم۔ امرداس سکریٹری کنونشن رڑکی۔

راجپوتانہ کنونشن

اسسال راجپوتانہ کنونشن کا فراہم ہونا ۲۰ مارچ سے ۲۴ مارچ ۱۹۲۷ء تک قرار پایا ہے۔ بزرگ پادری پیٹرسن صاحب اور پروفیسر کرجی صاحب بولنے والے ہونگے۔ کنونشن کی کامیابی آپ لوگوں کی دعاؤں پر موقوف ہے۔ خود تشریف لائیے اور دوستوں کو بھی ساتھ لائیے۔ رہائش اور کھانے پینے کا انتظام معقول ہوگا۔

ایچ۔ آر۔ والٹر کنونشن سکریٹری
ایم۔ ایس۔ چیچ۔ اجمیر

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے پبلیشر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر کے چھپا